تحقیقات

العلماء الکرام والائمۃ الاعلام
فی نبوۃ سید الانام علیہ الصلاۃ والسلام
فی عالمی الارواح والاجسام

مصنف

اشرف العلماء شیخ الحدیث

علامہ محمد اشرف سیالوی زید مجدہ العالی

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام یونیورسٹی روڈ سرگودھا

اضافہ شدہ اشاعتِ ثانی

تحقیقات

العلماء الکرام والائمۃ الاعلام
فی مسئلۃ نبوۃ سید الانام علیہ الصلاۃ
والسلام فی عالمی الارواح والاجسام

اشرف العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر
ابو الحسنات علامہ محمد اشرف سیالوی زید مجدہ

ناشر
جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: تحقیقات العلماء الکرام والائمة الاعلام فی مسئلة نبوة سید الانام علیه الصلاة والسلام فی عالمی الارواح والاجسام

مصنف: اشرف العلماء شیخ الحدیث والتفسیر ابو الحسنات علامہ محمد اشرف سیالوی زید مجدہ العالی

ضخامت: ۴۰۸ صفحات

قیمت:

ناشر: جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودہا

تاریخ اشاعت (باردوم): نومبر 2010ء / ذی الحج ۱۴۳۱ھ

ملنے کے پتے

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام، کالج روڈ سرگودہا، 0483-724695

جامعہ رضویہ احسن القرآن دینہ 0544-633881

آپ کو آغازِ ولادت سے ہی منصب نبوت و رسالت پر فائز کر دیا جاتا تا کہ ان امور میں سے کوئی آپ سے مخفی اور پوشیدہ نہ رکھنا پڑتا جیسے کہ عالم غیب میں ہوتے ہوئے اور لباس بشری میں ملبوس ہونے سے قبل آپ کی حالت و کیفیت تھی۔ تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے چالیس سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے آپ کو نبوت و رسالت سے دور رکھا کیونکہ نبوت و رسالت اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی کے بعد حاصل ہوتی ہے جس کا اقل قلیل حصہ بھی اگر ہمارے جہان اور آبادی پر رکھا جائے تو وہ اس کے بوجھ اور ثقل اور غلبہ رعب و شکوہ کی وجہ سے پگھل جائے لہذا پیغمبران کرام بھی نبوت کا بار گراں اور اس کے رعب و شکوہ کے غلبہ کے متحمل ہونے اور اس کے آگے ثابت قدم رہنے کی ہمت و طاقت چالیس سال کی عمر سے پہلے نہیں رکھتے اور چالیس سال کی عمر تک رسائی سے پہلے کسی میں بھی اس تجلی کے برداشت کرنے کی سکت اور استطاعت نہیں ہو سکتی کیونکہ بشریت میں فطری اور پیدائشی طور پر شدید ضعف اور ناتوانی پائی جاتی ہے۔ حتی کہ جب انسان چالیس سال کی عمر کو پہنچ جائے اور علم الہی کے مطابق اس کا نبی و رسول ہونا مقدر ہو چکا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی روح پر قوت الٰہیہ میں سے افاضہ فرماتا ہے جس کی بدولت وہ اس تجلی کے بارِ گراں کو برداشت کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ اور سبب خاص ہے جس کے تحت ہر پیغمبر کو منصب نبوت چالیس سال کے بعد ہی عطا کیا گیا اور آپ کے لیے بھی اور دوسرے انبیاء کے لیے بھی چالیس سال سے قبل اس عظیم منصب پر فائز ہونے سے یہی امر مانع ہے علیہم الصلوات والتسلیم۔

رہا معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چالیس سال کی عمر سے پہلے نبی بن جانے کا تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ محض بشر نہ تھے وہ نصف نصف تھے، آدھے بشر تھے اور آدھے روحانی تھے کیونکہ وہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کے انکے امی جان حضرت مریم میں تین نفخ اور پھونک سے پیدا ہوئے تھے تو ان میں بشریت والا ضعف (روح الامین کے نفخ کی آمیزش سے)

قوت وتوانائی میں بدل گیا اور دوسرے انبیا علیہم السلام پر قوت برداشت اور استعداد و تحمل میں زائد ہو گئے تو والدہ ماجدہ میں روح الامین کے نفخ کی وجہ سے حاصل ہونے والی ملکی قوت کی وجہ سے چالیس سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ان کو مبعوث فرما دیا گیا''

فائدہ:

جو حضرات، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چالیس سال سے قبل حاصل ہونے والی نبوت سے بطور دلالۃ النص اور اولویت کے نبی مکرم ﷺ کے لیے بھی آغازِ ولادت سے نبوت ثابت کرتے ہیں انہیں عارف تیجانی کے اس ارشاد پر بھی ذرا غور وخوض کرنا چاہیے کہ وہاں باپ کے مادہ کی آمیزش نہیں ہے بلکہ نفخ جبرئیل کی آمیزش ہے اور وہ آدھے بشر اور آدھے ملک ہیں لہذا ان پر دوسرے حضرات انبیاء علیہم السلام کا قیاس، قیاس مع الفارق کے قبیل سے ہے ورنہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی بچپن سے ہی نبی تسلیم کریں کیونکہ وہ بھی بالاتفاق حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں اور اگر وہاں قیاس نہیں ہو سکتا تو پھر یہاں بھی اس کو جاری نہیں کیا جا سکتا اور یہی ہمارے اسلاف اور سابقین اولین علمی اور روحانی کمالات کے مجمع البحرین حضرات کا نظریہ اور عقیدہ ہے۔ ہم تو انہیں کے خوشہ چین ہیں اور ان کے متبع اور مقتدی نہ کہ اپنی طرف سے عقائد ونظریات کا اختراع کرنے والے ہیں۔

بعض ''محققین'' کی ایک غلط فہمی کا ازالہ:

بعض بزعم خویش محققین نے یہاں یہ سوال اٹھایا ہے کہ نبی مکرم ﷺ کا جوہر پاک بھی عظیم نور ہے اور بقیہ انوار ان سے مستفاد ہیں تو آپ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اس لحاظ سے بھی فضیلت حاصل ہے تو آپ کا بھی آغاز سے نبی تسلیم کرنا ضروری ہے۔

تو جواباً گزارش یہ ہے کہ یہاں نور حقیقت میں تقابل نہیں کیا جا رہا ہے بلکہ اس پر جو

حجاب بشریت ہے اس میں کلام کیا جارہا ہے کہ دوسرے حضرات میں ابدان کی تخلیق ماں باپ کے دونوں مادوں کی آمیزش سے ہوتی ہے۔ بالخصوص لڑکے میں باپ کا مادہ تولید ماں کے مادہ تولید کی نسبت غالب ہوتا ہے بخلاف لڑکی کے۔ تو حضرت عیسی علیہ السلام میں چونکہ باپ کا مادہ تولید سرے سے شامل ہی نہیں تھا بلکہ نفخ جبرئیل علیہ السلام کی وجہ سے آدھا بدن ملکی ہو گیا (بلکہ آدھے سے بھی زیادہ) لہذا ان میں حقیقت نوریہ پر طاری ہونے والا حجاب بالکل خفیف تھا لہذا ابتداء سے ہی نبوت و رسالت کی اہلیت و استعداد موجود تھی اس لیے ان کو اس وقت اس نعمت سے سرفراز فرمادیا گیا اور نبی مکرم ﷺ کا لباس بشری ماں باپ دونوں کے مادہ تولید کی آمیزش سے تیار ہوا لہذا وہ نسبتاً کثیف تھا اس لیے اس کی کثافت کو بار بار کے شق صدر اور چلہ کشی وغیرہ کے ذریعے جب لطیف کر دیا گیا اور حقیقت نوریہ کا ہم رنگ تب یہ منصب آپ کو سونپا گیا۔

اس حقیقت کو یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ چودھویں کے چاند کے آگے سفید اور باریک بدلی ہو مگر دوپہر کے سورج کے آگے سیاہی مائل اور دبیز تہ والا بادل ہو تو چاند کی چاندنی محسوس ہوتی رہے گی جبکہ سورج کی دھوپ اور شعاعیں محسوس نہیں ہوں گی حالانکہ نور القمر مستفاد من نور الشمس، مسلم امر ہے کہ چاند کا نور سورج سے حاصل ہونیوالا ہے۔ ھذا واللہ و رسولہ اعلم۔

عالم اجسام میں جلوہ گر ہونے پر نبوت و رسالت کب حاصل ہوئی!

نبی اور رسول کی بعثت کا مقصد لوگوں کے لیے رشد وہدایت کا انتظام و اہتمام کرنا ہوتا ہے تو لامحالہ اس کی عمر شریف اتنی ہونی چاہیے کہ عالم اسباب کے تحت بدنی قوت اور عقلی قوت تکمیل پا چکی ہو اور اللہ تعالیٰ کی تجلی خاص اور وحی کے بوجھ کو برداشت کرنے کی قوت اور طاقت اور صلاحیت و استعداد اس میں پیدا ہو چکی ہو۔ نیز لوگوں میں ان کی انفرادی خوبیوں اور امتیازی صفات کی شہرت اور چرچا ہو چکا ہو، تا کہ وہ اس کی بات کو توجہ سے سنیں اور اس میں غور و فکر کی

ضرورت بھی محسوس کریں تو ظاہر ہے کہ آغازِ ولادت سے یا بلوغت سے قبل بلکہ بلوغت کے بعد بھی بدنی اور عقلی قویٰ کی پختگی تک یہ مقصد حاصل نہیں ہوسکتا۔ اور اللہ کی سنت بھی یہی ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش انبیاء علیہم السلام کو چالیس سال کی عمر شریف میں مبعوث فرمایا سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے اور ان کا بھی بچپن میں بالفعل نبی ہونا اجماعی اور متفق علیہ امر نہیں ہے جیسے کہ بعد میں تفصیلاً عرض کیا جائے گا۔ لہٰذا از روئے عقل بھی اور سنۃ اللہ کے تقاضا کی رو سے بھی آنحضرت ﷺ کے جسمانی لحاظ سے عملی طور پر اور بالفعل نبی ہونے کا عرصہ چالیس سال کی عمر شریف کے پورے ہونے پر ہی شروع ہوتا ہے اور اس پر کتاب اللہ اور تفاسیر اور روایات و آثار اور اقوال محدثین اور سیرت نگار حضرات کے اقوال و ارشادات دلالت کرتے ہیں۔

باب دوم

عالم اجسام میں چالیس سال کے بعد اعطائے نبوت پر قرآنی دلائل اور جلیل القدر ائمۂ تفسیر کی تفسیرات

پہلی آیہ مبارکہ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ وَلَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ (یونس:۱۶)

ترجمہ:

تم فرماؤ اگر اللہ چاہتا تو میں اسے (قرآن مجید کو) تم پر نہ پڑھتا نہ وہ تم کو اس سے باخبر کرتا تو میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں تو کیا تمہیں عقل نہیں ہے۔

(کنز الایمان)

اس کے تحت اکابر امت کی تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

الف: یعنی قرآن کی تلاوت محض اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہے اور میں چالیس سال تم میں رہا ہوں اس زمانہ میں تمہارے پاس کچھ نہیں لایا اور میں نے تمہیں کچھ نہیں سنایا تم نے میرے احوال کا خوب مشاہدہ کیا میں نے کسی سے ایک حرف نہیں پڑھا کسی کتاب کا مطالعہ نہیں کیا اس کے بعد یہ عظیم کتاب لایا جس کے حضور ہر ایک فصیح پست اور بے حقیقت ہو گیا۔ اس کتاب میں نفیس علوم ہیں، اصول و فروع کا بیان ہے، احکام و آداب ہیں، مکارم اخلاق کی تعلیم ہے، غیبی خبریں ہیں، اس کی فصاحت و بلاغت نے ملک بھر کے فصحاء اور بلغاء کو عاجز کر دیا ہے، ہر صاحب عقل سلیم کے لیے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی ہے کہ یہ بغیر وحی الٰہی کے ممکن نہیں ہے۔

(خزائن العرفان ص ۴۷۷ صدر الا فاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی)

ب: عقائد میں اہل سنت کے امام حضرت علامہ ابو منصور ماتریدی اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں:

فلم اسمع احداً ادعیٰ البعث ولااقام حجة علیه وانا قد ادعیت البعث و اقمت علی ذالك الحجة افلاتعقلون هذا انی لم اخترع من عند نفسی

(تاویلات اہل سنت جلد ۶ ص ۲۲)

ترجمہ:

میں نے کسی کو نہیں سنا کہ اس نے اپنے مبعوث ہونے کا دعوٰی کیا ہو اور نہ یہ سنا ہے کہ اس نے اس پر کوئی حجت اور دلیل قائم کی ہو۔ جب کہ میں نے مبعوث ہونے کا دعوی بھی کیا ہے اور اس دعوی پر میں نے حجت اور دلیل بھی قائم کر دی ہے۔ کیا تم اس کو سمجھتے نہیں ہو کہ میں نے اپنی طرف سے (اس کتاب منزل کا) اختراع اور گھڑ نت نہیں کی ہے یعنی کسی سے سن سنا کر اور اسکی دیکھا دیکھی نہ دعوائے نبوت کیا ہے اور نہ کسی سے سیکھ کر یہ کلام پیش کیا ہے بلکہ صرف اور صرف اللہ تعالٰی کے حکم کے تعمیل کی ہے۔

ج: حافظ ابن کثیر علیہ الرحمہ نے اس آیت کریمہ کے تحت حضرت جعفر بن ابی طالب کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو انہوں نے حبشہ کے بادشاہ اصحمہ نجاشی کے سامنے بیان فرمایا تھا:

بعث الله فینا رسولا نعرف صفته و نسبه وامانته وقد کانت مدة مقامه علیه السلام بین اظهرنا قبل النبوة اربعین سنة۔ (تفسیر ابن کثیر جلد سوم ص ۴۷۸)

اللہ تعالٰی نے ہمارے درمیان رسول مبعوث فرمایا جن کی صفت وحالت اور نسب وقبیلہ اور امانت ودیانت کو ہم اچھی طرح جانتے تھے اور آپ کی نبوت سے قبل ہمارے ہاں ان کے قیام کی مدت چالیس سال تھی۔ چالیس سال عمر گزرنے پر آپ کو منصب نبوت پر فائز فرمایا گیا

(صاحب البیت ادری بما فیہ کے تحت گھر والوں کی شہادت کے بعد کسی اور کی شہادت کی ضرورت ہی نہیں رہتی)

د: امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ درمنثور میں تحریر فرماتے ہیں:

اخرج احمد والبیھقی فی الدلائل عن انس رضی اللہ عنہ انہ سئل بسن ای الرجال کان النبی ﷺ اذ بعث قال کان ابن اربعین سنۃ۔

(الدر المنثور جلد سوم ص ۵۴۱)

امام احمد علیہ الرحمہ نے نقل فرمایا اور امام بیہقی علیہ الرحمہ نے اپنی دلائل النبوت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کیا ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ بعثت کے وقت نبی مکرم ﷺ کس شخص کی عمر پر تھے تو انہوں نے فرمایا چالیس سال کی عمر میں تھے۔

اخرج ابن ابی شیبۃ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال بعث رسول اللہ ﷺ علیٰ راس الاربعین۔ (درمنثور جلد ۳ ص ۵۴۱)

ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل فرمائی کہ رسول ﷺ عمر شریف کے چالیس سال پورے ہونے پر مبعوث ہوئے۔

اخرج البیھقی فی الدلائل عن الشعبی قال نزلت النبوۃ علیٰ النبی ﷺ وھو ابن اربعین سنۃ۔ (درمنثور جلد سوم ص ۵۴۱)

شعبی (جو کہ اکابرین تابعین سے ہیں) سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ پر نبوت اس وقت نازل ہوئی جب کہ آپ چالیس برس کے تھے اس آیت کریمہ اور اہل بیت اور صحابی اور تابعی کی شہادت سے واضح ہو گیا کہ آپ کی عمر شریف کا معتد بہ حصہ یعنی چالیس سال گزرنے پر آپ اس منصب پر فائز فرمائے گئے۔ (و کذا فی الخصائص الکبریٰ جلد اول ص ۹۳ بروایۃ احمد بن حنبل و یعقوب بن سفیان و ابن سعد والبیہقی)

جلد ۲۶ شیخ زادہ جلد ۸ تفسیر مراغی جلد ۸ تفسیر حسینی، تفسیر جلالین، تفسیر زاد المسیر، بیضاوی۹

"جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنایا گیا جبکہ آپ چالیس سال کے تھے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی تصدیق کی جبکہ وہ اڑتیس سال کے تھے"

(۲) قاضی بیضاوی علیہ الرحمہ اور ابو حیان اندلسی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ولم یبعث نبی الا بعد الاربعین۔ (البحر المحیط جلد ۹ ص ۴۴۰)

"کوئی نبی چالیس سال کی عمر سے قبل مبعوث نہیں ہوا"

(۳) علامہ شہاب الدین خفاجی بیضاوی شریف کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:

فلما نبی و هو ابن اربعین سنة و آمن به وهو ابن ثمان و ثلاثین سنة و صدقه۔ (حاشیة الشهاب جلد ۸ ص ۴۷۰)

"پس جب محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنایا گیا جبکہ آپ چالیس سال کے تھے اور ابوبکر صدیق آپ پر ایمان لائے اور آپ کی نبوت کی تصدیق کی جبکہ وہ اڑتیس سال کی عمر کے تھے"

(۴) حضرت علامہ اسماعیل حقی روح البیان میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں:

چون سال مبارك آنحضرت رسالت پناه بچهل رسید مبعوث گشت و صدیق سی و هشت ساله بود که بوے صلی اللہ علیہ وسلم ایمان آورد۔ (روح البیان جلد ۸ ص ۶۰۳)

(۵) شیخ احمد صاوی مالکی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

فلما بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعین سنة و اکرمه الله تعالیٰ بالنبوة و اختصه برسالته آمن به ابو بکر الصدیق رضی الله عنه و صدقه۔ (جمل جلد ۴ الصاوی علی الجلالین جلد ۴ ص ۶۵ وکذا فی الخازن جلد ۴ ص ۱۲۵ معالم التنزیل جلد ۴)

"جب رسول گرامی صلی اللہ علیہ وسلم چالیس سال کی عمر کو پہنچے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی نبوت سے

نوازا اور رسالت کے ساتھ مشرف اور ممتاز ٹھہرایا تو ابو بکر صدیق آپ پر ایمان لائے اور آپ کی
تصدیق فرمائی"

(۶) حضرت علامہ ملا جیون صاحب مولف نورالانوار اپنی تفسیراتِ احمدیہ
میں اس آیت کریمہ کے متعلق فرماتے ہیں:

فلما بعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالرسالة و کان ابن اربعین سنة دعاه (ابابکر) فآمن
به (ص ۶۵۸)

"پس جب محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم رسالت کے ساتھ مبعوث ہوئے جبکہ چالیس سال کے تھے تو
آپ نے انہیں یعنی ابو بکر صدیق کو اپنی نبوت و رسالت پر ایمان لانے کی دعوت دی تو وہ آپ پر
ایمان لائے اور آپ کے حلقۂ غلامی میں داخل ہوئے"

(۷) شیخ ابو بکر الحداد الیمنی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے
ہیں:

و کان لا یفارقه صلی اللہ علیہ وسلم فی اسفاره و حضوره فلما بلغ (ابوبکر) اربعین سنة
ونبئ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا ربه۔ (تفسیر الحداد جلد ۶ ص ۲۳۲)

"ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (اٹھارہ سال کی عمر سے) ہر سفر اور حضر میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ رہتے تھے اور کبھی جدا نہیں ہوتے تھے تو جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نبی بنائے گئے (اور ابو بکر
آپ پر ایمان لا چکے تھے جبکہ وہ اڑتیس سال کے تھے) تو جب چالیس سال کی عمر کو پہنچے تو اللہ
تعالیٰ سے یہ دعا کی"

فائدہ:

یہ آیت کریمہ اگرچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جوانی کی قوت تک رسائی اور
چالیس سال کی عمر تک پہنچ کر یہ دعا کرنے پر دلالت کرتا ہے جو کہ اپنے اوپر اور والدین پر

باب سوم

چالیس سال بعد حصول نبوت پر احادیثِ طیبہ سے دلائل

نبی کریم ﷺ کی اپنی شہادت:

فائدہ:

قرآن مجید کی ان آیات سے واضح ہوگیا اور ان تفسیری اقوال اور تائید میں پیش کی جانے والی طویل حدیث سے بھی واضح ہوگیا کہ آنحضرت ﷺ وقت ولادت سے بالفعل نبی نہیں تھے بلکہ عملی طور پر آپ کو نبوت عرصہ بعد عطا کی گئی اور اس معاملہ میں ان اکابر کا عقیدہ ونظریہ بھی واضح طور پر معلوم ہوگیا جن کا اہل سنت ہونا بلکہ اہل سنت کا مقتدا اور پیشوا ہونا مسلم حقیقت ہے کہ آنحضرت ﷺ عرصہ دراز گزارنے کے بعد نبوت ورسالت والے اعزاز کے ساتھ معزز ومکرم ٹھہرائے گئے۔

نیز نبی مکرم ﷺ نے نبی بنائے جانے والے اعزاز کو بطور غایت مرتبہ ذکر کیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ نبوت اس وقت محقق نہیں تھی جس دوران آپ نے افسانوی محفل میں شامل ہونے کا قصد اور ارادہ فرمایا تھا اور نہ ہی اس کے عرصہ بعد تک نبوت آپ کو حاصل تھی اور چونکہ ایسے امور سے عصمت اور تحفظ کا تعلق نبوت سے ہوتا ہے نہ کہ اعلان نبوت سے یعنی جس نے منصب نبوت پہ فائز ہونا ہو اللہ تعالی اس کو حصول نبوت سے قبل بھی اور بعد بھی ناموزوں اور ناپسندیدہ امور کے ارتکاب سے محفوظ رکھتا ہے اور اسی پر علمائے امت کا اجماع اور اتفاق ہے تو واضح ہوگیا کہ آپ اس عرصہ میں ایسے امور کے ارتکاب سے محفوظ رہے اور محفوظ رہنے پر نفس نبوت کے حصول کو مترتب فرمارہے ہیں نہ کہ اعلان نبوت اور اظہار نبوت کو۔